السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چونکہ آج کل ختم کا رواج عام ہے جو موحد کہلواتے ہوئے بھی کھا جائے اس کا کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ختم اور چالیسواں وغیرہ دین میں بدعی اضافہ ہیں جن سے اجتناب ضروری ہے صحیح حدیث میں ہے ۔

(من احدث فی امرنا ہذا مالیس منہ فہورد ''صحيح البخاري كتاب الصلح باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود(٢٦٩٧ ''

''یعنی "جس نے دین میں نئی شے ایجاد کی وہ مردود ہے ۔

اہل حدیث کہلاتے ہوئے اگر کسی نے ختم والی شے کھا پی لی ہے تو اسے اپنے فعل پر نادم اور خالق ومالک کی بارگاہ میں میں تائب ہونا چاہیے حدیث میں ہے ۔

التائب من الذنب كمن لا ذنب له » صحیح ابن ماجہ کتاب الذہد باب ذکر التوبۃ(4250)والضعیفہ ٢/٨٣(٦١٥) حسنہ الالبانی وقال ....حسنہ ابن حجر»

عدم ندامت اور عدم توبہ کی صورت میں اس کی شخصیت اہل بدعت میں اضافہ کا موجب ہوگی ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص612

محدث فتویٰ